عبدالخالق، ارشد کاشمیری☆
قسط اوّل

انٹرویو

ماہنامہ 'رشد' کے سلسلہ انٹرویو میں ہر ماہ جامعہ لاہور الاسلامیہ کے ایک گرامی قدر اُستاد کو اپنی علمی و عملی زندگی کے اِرتقائی سفر، نشیب و فراز اور دیگر اُمور کے تعارف کے لیے دعوت دی جاتی ہے تاکہ قارئین 'رشد' خصوصاً طلبا جامعہ اَساتذہ کی علمی و عملی زندگی اور تجربہ سے استفادہ کرتے ہوئے حصولِ علم کی راہ پر گامزن رہیں۔ ادارہ کی طرف سے اس ماہ مدعو کی گئی شخصیت ڈاکٹر حافظ حسن مدنی ﷾ ہیں، جو جامعہ ہذا کے مدیر التعلیم اور ماہنامہ 'محدث' کے مدیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو وافر صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ ماہنامہ 'محدث' کے فکر انگیز اور جاندار اداریے، اسی طرح اخبارات اور رسائل و جرائد میں جدید مسائل پر مضامین موصوف کی علمی و قلمی صلاحیتوں کے مظہر ہیں۔ مذکورہ خوبیوں کے علاوہ آپ ایک منجھے ہوئے منتظم بھی ہیں۔ اِنہی انتظامی صلاحیتوں کی حالیہ مثال جامعہ ہذا کا جملہ پہلوؤں سے ارتقا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی صلاحیتوں میں مزید نکھار پیدا فرمائے اور اُنہیں ان کی محنت اور جدوجہد کا اَجر اپنی رضا و خوشنودی کی صورت میں عطا فرمائے۔ آمین [ادارہ]

<u>رشد:</u> اپنا نام، تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش بتائیں؟

<u>مولانا:</u> میرا نام حسن مدنی ہے۔ والد محترم کی نسبت سے میں نے 'مدنی' کا لاحقہ اختیار کیا۔ تاریخ پیدائش ۲۸ر نومبر ۱۹۷۳ء ہے۔ اس وقت یہ جامعہ قذافی سٹیڈیم کے بالمقابل تھا، جہاں میرے دادا جان حافظ محمد حسین روپڑی ﷫، جو حافظ عبد اللہ محدث روپڑی کے چھوٹے بھائی اور مدرسہ غزنویہ کے شیخ الحدیث تھے، کی ملکیتی زمین پر والد محترم نے دینی مدرسہ قائم کیا تھا، اور دادا مرحوم کے نام پر ہی ایک مسجد بھی قائم تھی۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ میری پیدائش اسی دینی ادارہ میں ہوئی، کیونکہ والد صاحب کی رہائش وہیں تھی۔ اس جگہ آج کل دبئ کا عظیم الشان 'مبارک کمپلیکس' تعمیر ہو رہا ہے۔

☆ متعلّمین رابعہ کلیہ، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

رشد: آپ کتنے بہن بھائی ہیں ؟

مولانا: ہم کل دس بہن بھائی ہیں، جن میں میرا نمبر چوتھا ہے۔ سارے بھائی دین سے وابستہ اور جامعہ ہذا سے ہی فارغ التحصیل ہیں، جب کہ بہنوں نے دینی تعلیم ہمارے نانا مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ کے مدرسہ سے حاصل کی ہے۔ اس کے علاوہ سب نے جدید تعلیم میں ایم اے کی ڈگری حاصل کر رکھی ہے، جب کہ اکثریت پی ایچ ڈی میں زیر تعلیم ہے۔ الحمدللہ ہم سب بہن بھائیوں کو حفظِ قرآن کی سعادت بھی حاصل ہے۔

رشد: اپنی ابتدائی تعلیم کے بارے میں ذرا تفصیل سے بتائیں؟

مولانا: جے بلاک میں رحمانی مسجد ہے، جہاں حفظِ قرآن کی تعلیم ہوا کرتی تھی۔ بچپن میں، میں نے اپنے ہی شوق سے بہن بھائیوں کے ساتھ وہاں جانا شروع کر دیا۔ یہیں سے میری حفظ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ پھر اپنی رہائش گاہ پر قاری ضیاء الرحمٰن اور بعد ازاں قاری خلیل الرحمٰن حفظہ اللہ سے، جو آج کل بھی جامعہ ہذا کے شعبۂ حفظ کے استاد ہیں، سے باقاعدہ حفظ کیا۔ اپنے تمام بہن بھائیوں میں سب سے پہلے حفظِ قرآن کی تکمیل کی سعادت میرے حصے میں آئی۔ اس وقت میری عمر تقریباً ۸ سال تھی۔ ۱۹۸۱ء کی بات ہے، مجھے یاد آتا ہے کہ آخری ماہ میں، میں نے پانچ پارے یاد کئے تھے۔ اس کے سال بعد پہلی دفعہ اِسی سال کے رمضان المبارک میں، میں نے قرآنِ کریم سنایا تھا۔

حفظِ قرآن کے بعد جامعہ کے ایک اُستاد ڈاکٹر فاروق موسیٰ تونسوی حفظہ اللہ نے چھٹی کلاس کی تیاری کروائی، اس سے قبل کبھی سکول نہیں گیا اور نہ پہلی پانچ کلاسیں میں نے پڑھی تھیں۔ اس طرح یہ عصری تعلیم میں میرے پہلے اُستاد تھے۔ اس کے بعد مسلسل تین سال ایک سکول میں پڑھنے کا موقع ملا۔ گھر کے قریب ہی ایک سرکاری سکول 'فتح دین ماڈل ہائی سکول' میں جایا کرتا تھا۔ آٹھویں کلاس کا امتحان بورڈ کا دیا، جس میں ۹۰۰ میں سے میرے ۷۳۴ نمبر آئے، جو پورے سکول میں نمایاں تھے۔ اس کے بعد والد صاحب کے فیصلہ پر میں نے مدرسہ میں باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ فروری ۱۹۸۶ء سے تعلیم اسی ادارے میں شروع کی اور چھ سات سال بعد ۱۹۹۲ء میں وفاق کا امتحان دیا۔ اس

وقت میری عمر ۱۷، ۱۸ سال تھی۔ اسی سال جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ یونیورسٹی کی طرف سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں عربی زبان کا کورس منعقد ہوا۔ اس میں شرکت کے لیے میں بھی گیا اور آخر میں امتحان ہوا جس میں کئی مدارس کے طلبا میں سے میری پہلی پوزیشن آئی۔ ایک اور ساتھی محمد ابراہیم شیخ، جو آج کل 'المورد' میں ہوتے ہیں، ان کی بھی پہلی پوزیشن تھی۔ جامعہ میں تعلیم کے دوران ہی ۱۹۸۸ء میں میٹرک، جبکہ ۱۹۹۱ء میں ایف اے اور ۱۹۹۴ء میں بی اے کے امتحانات پاس کیے۔ اس کے بعد ایم بی اے کی تعلیم کے لیے گلوبل انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز میں داخلہ لیا۔ ایک سال اُدھر پڑھا، مزید دو سمسٹر ایک پرائیویٹ یونیورسٹی 'نیوپورٹ' میں ۹۷-۱۹۹۶ء میں پڑھے۔ ۱۹۹۸ء میں ایم اے اسلامیات مکمل کیا۔

الغرض ششم سے ہشتم کلاس کے علاوہ میری تمام عصری تعلیم پرائیویٹ ہے۔ اگست ۲۰۰۰ء میں پنجاب یونیورسٹی کے پی ایچ ڈی کے پہلے ریگولر سیشن میں داخلہ ملا۔ پی ایچ ڈی میں داخلہ کے لیے مقابلہ ہوا تھا جس میں یونیورسٹی بھر میں میری پہلی پوزیشن رہی۔ اسی امتیاز کی وجہ سے سات آٹھ سال مجھے یونیورسٹی سے معقول سکالرشپ ملتا رہا، ۲۰۰۷ء میں جب میں نے پی ایچ ڈی کا مقالہ جمع کرایا تو سکالرشپ بھی ختم ہوگیا۔ الحمد للہ حفظِ قرآن کی طرح تمام بہن بھائیوں میں پی ایچ ڈی بھی سب سے پہلے میں نے ہی مکمل کی۔

<u>رشد:</u> ایم بی اے کے بعد ایم اے اسلامیات کا خیال کیوں کر آیا؟

<u>مولانا:</u> ایم بی اے کا مقصد دینی مقاصد کو فروغ دینے کے لیے جدید تعلیم اور تجربات سے استفادہ کرنا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں نے ۱۹۹۲ء میں دینی تعلیم مکمل کی تو یہ احساس پیدا ہوا کہ جدید علوم سے سرے سے واقفیت نہیں، چنانچہ میں نے از خود کمپیوٹر سیکھنا شروع کر دیا۔ اسلامی مقاصد کے لئے کمپیوٹر کو کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے، اس بارے میں مجھے بڑی دلچسپی تھی، چونکہ انہی برسوں میں محدث کی ذمہ داری بھی مجھے ادا کرنا ہوتی تھی، اس لئے کمپوزنگ سیکھتے سکھاتے ۱۹۹۴ء میں کمپوزنگ سنٹر قائم کیا، جہاں سے اہم دینی جرائد اور کتب کمپوز ہوا کرتی تھیں۔ کمپیوٹر پر اسلامی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے نقطہ نظر

سے ۱۹۹۷ء میں لاہور انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنسز کے نام سے ایک کالج بنایا اور دو سال تک اس کو چلایا۔ غرض کمپیوٹر کی تعلیم اور ایم بی اے کا مقصد نیک مقاصد کے لیے جدید ترقی سے استفادہ تھا۔

کمپیوٹر سیکھنے کی اہم وجہ محدث کی ذمہ داری تھی، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ادارت کے پہلے سالوں میں محدث کی پیسٹنگ میں خود کیا کرتا تھا، اور بعض اوقات ایک ایک سطر کو علیحدہ علیحدہ جوڑنا پڑتا کیونکہ اس وقت اردو کمپوزنگ میں عربی لکھنے کی معیاری سہولتیں موجود نہ تھیں۔ الحمد للہ اُردو کے تمام کمپوزنگ پروگراموں شاہکار، سقراط، ہمالہ اور اِن پیج میں خوبصورت عربی خطوط تیار کر کے شامل کرنے کی سعادت مجھے حاصل ہے، نانا جان مولانا عبد الرحمٰن کیلانیؒ کی خطاطی کے فن سے میں بہت متاثر تھا، اس لئے بھدی خطاطی مجھے کسی طور گوارا نہ تھی۔ اسی شوق نے کمپیوٹر میں جدت کاری کی طرف رخ کرلیا۔

رشد: دورانِ تعلیم، تعلیمی حالت کیسی تھی؟

مولانا: الحمد للہ میری پہلی یا دوسری پوزیشن آتی تھی، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جامعہ کی پہلی کلاس میں ابواب الصرف میں، ایک دوسرے ساتھی کو مجھ سے زیادہ نمبر حاصل ہوئے تو یہ صورتحال میرے لئے کسی طور گوارا نہ تھی، پھر میں نے اس کے لئے خصوصی محنت کی۔ تاہم جس طرح آج کل جامعہ کی کلاسوں میں مقابلہ کی فضا ہے، بدقسمتی سے اس وقت ہماری کلاس میں اس طرح کا خالص علمی ماحول ہمیں حاصل نہ ہو سکا۔

رشد: غیر نصابی سرگرمیاں کیا تھیں؟

مولانا: کوئی خاص غیر نصابی سرگرمی نہیں تھی۔ دورانِ تعلیم ۸۸-۱۹۸۷ء میں ہی جامعہ کے انتظامات میں دلچسپی لینا شروع کردی تھی۔ بہت سے کام تھے جو ہونے والے تھے، ان کی تکمیل کے لیے کوشاں رہتا تھا۔ ۹۰-۱۹۸۹ء میں جامعہ میں ایک کیسٹ لائبریری بھی قائم کی تھی جو میری عملی زندگی کا سب سے پہلا قدم ہے۔

رشد: آپ کا پسندیدہ کھیل کون سا ہے؟

مولانا: بیڈ منٹن کا اچھا کھلاڑی تھا، کئی مقابلوں میں شرکت کی۔ بچپن میں کیرم بورڈ بھی کھیلا کرتے تھے۔ شطرنج کے بارے میں علما کے ہاں دو آرا ہو سکتی ہیں، بہرحال بچپن میں خوب کھیلی۔ بڑی ذہنی ورزش کا کھیل ہے، چچا حافظ عبدالوحید کے ساتھ کئی سال کھیلا کرتے، ہاں شرط لگانے کا خیال بھی کبھی دل میں پیدا نہیں ہوا۔

رشد: شادی کب، کہاں اور کیسے ہوئی؟

مولانا: میری شادی ۲۷ جنوری ۲۰۰۰ء کو پروفیسر مزمل احسن شیخ ﷾ جو کہ متحدہ جمعیت اہلحدیث لاہور کے امیر رہے ہیں، کی چھوٹی بیٹی سے ہوئی۔

رشد: شادی میں پسند و ناپسند ایک بڑا مسئلہ ہوتا ہے۔ آپ کا اپنا انتخاب تھا یا والدین کا؟

مولانا: یہ انتخاب میری بہنوں اور امی جان کا تھا، سب سے پہلے والد محترم نے اس رشتے اتفاق کیا اور بعد میں مجھ سمیت سب کی رائے بنتی گئی۔ اس وقت میری نسبت سے تین چار تعلیم یافتہ اور کاروباری گھرانوں کے رشتے تھے، لیکن دین دار گھرانہ ہونے کے سبب والد صاحب کا رجحان یہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فیصلہ خالصتاً دینی بنیادوں پر تھا، بعد میں محترم پروفیسر صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ محترم حافظ صلاح الدین یوسف ﷾ کی مشاورت بھی اس میں شامل تھی، کیونکہ میں اس سے قبل کم وبیش ایک سال ان کے ساتھ باقاعدہ کام کر چکا تھا۔ الحمد للہ زندگی کا یہ اہم مرحلہ اللہ کی خاص رحمت سے بخیر وخوبی انجام پایا اور مجھے یہ دلی مسرت ہے کہ الحمد للہ میرے سسرال میں دینی کاموں کے بارے میں خاصا جذبہ، شوق اور تربیت پائی جاتی ہے۔

رشد: آپ کے بچے، بچیاں کتنے ہیں اور کہاں زیرِ تعلیم ہیں؟

مولانا: الحمد للہ میری دو بیٹیاں ہیں۔ ایک کی عمر سات سال، جبکہ دوسری کی پانچ سال ہے۔ جو جامعہ کے قریب ہی 'دار المومنین' کے نام سے ایک اسلامی سکول میں زیرِ تعلیم ہیں۔ سکول کے منتظم سعودی عرب سے واپس آئے ہیں اور اُنھوں نے نیک مقاصد اور اعلیٰ مشن کے تحت کام شروع کیا ہے۔ خواتین اساتذہ باحجاب اور مرد حضرات باشرع ہیں۔ نصاب میں کافی اسلامی تعلیمات شامل ہیں۔ میرا خیال ہے کہ دو جماعتیں مکمل کروانے کے بعد

اُنہیں حفظِ قرآن کی طرف لاؤں گا۔ ان شاء اللہ

رشید: اپنی اولاد کو مستقبل میں کیا دیکھنا چاہتے ہیں اور کیا اُنہیں مدرسہ اور مسجد ہی میں رکھیں گے؟

مولانا: بچپن ہی سے دین کے ساتھ گہرا تعلق رہا ہے، میرا فیصلہ ان کے بارے میں یہی ہوگا کہ وہ دین کا کام کریں۔ ممکن ہے کہ بیٹیاں اس طرح دین کا کام نہ کرسکیں، تاہم اللہ تعالیٰ نے بیٹوں سے نوازا تو اُن میں سے ذہین ترین بچوں کو معاشرہ میں دین کے کام کے لیے تیار کروں گا، کیونکہ یہ انبیاء کا مشن تھا جو علماء کے ذمے ہے۔ یہ کام مشکل ضرور ہے، لیکن ظاہر ہے کہ ہر عظیم کام میں مشکلات کا سامنا تو کرنا ہی پڑتا ہے۔ دینی تعلیم مدرسہ ہی میں سیکھی جاسکتی ہے کیونکہ دین کا جوہر اور اس میں رسوخ اِنہیں اداروں میں پایا جاتا ہے۔

جہاں تک بعد میں کام کا تعلق ہے تو جو کام بھی انسان کرتا ہے، وہی اس کی مہارت ہوتی ہے۔ اگر ہم یہ خیال کریں کہ دینی تعلیم کو تو یہاں سے حاصل کریں، لیکن کام کوئی اور کریں تو یہ تعلیم برائے نام رہ جاتی ہے۔ اس کی مثال ہمارے گھر میں موجود ہے کہ میں نے اور بڑے بھائی حافظ حسین ازہر نے بالکل ایک جیسی ہی تعلیم حاصل کی، ہر کلاس اور مرحلہ میں اکٹھے رہے لیکن اُن کا کاروبار میں چلے جانا دینی کام کو بطورِ مشن اختیار کرنے میں رکاوٹ رہا اور میں نے جو کام عملی زندگی میں اختیار کیا، اس کے نتائج اور نکلے۔ کیونکہ دونوں کاموں کے رجحانات اور تقاضے کافی مختلف ہیں۔ انسان کا پیشہ یا معمول اس کی شخصیت اور رجحانات پر بھرپور طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے۔

رشید: آپ کی زندگی کا سب سے خوشگوار واقعہ؟ اور اسی طرح ناخوشگوار واقعہ؟

مولانا: جب اللہ کی مدد سے کوئی اچھا کام سرزد ہو جاتا ہے، تو اس پر دلی خوشی ہوتی ہے اور ناخوشگوار واقعہ یاد نہیں۔

رشید: والدین یا اساتذہ سے کبھی ڈانٹ پڑی، کیوں؟

مولانا: دورانِ تعلیم دکبل الجامعہ شیخ محمد رمضان سلفی ﷫ ترجمۃ القرآن پڑھایا کرتے تھے اور ساتھ ہی اجرا کرواتے تھے۔ جن کو اجرا نہیں آتا تھا اُن کو ڈانٹ پڑتی تھی۔ مجھے بھی اس پر

ایک دو بار سزا ملی۔ والدین سے بھی کئی دفعہ تادیب کا مرحلہ آیا۔

رشد: اساتذہ اور معاصرین کے بارے بتائیے؟

مولانا: میرے اکثر اساتذہ آج بھی میری مادرِ علمی جامعہ لاہور اسلامیہ میں پڑھا رہے ہیں۔ ان میں مولانا رمضان سلفی، مولانا زید احمد، مولانا عبدالرشید خلیق، مولانا محمد شفیق مدنی، مولانا رحمت اللہ، مولانا عبدالسلام ملتانی، شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی اور والدِ گرامی حافظ عبدالرحمٰن مدنی ﷾ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ مولانا محمد خالد سیف شہید، مولانا عبدالرشید راشد ﷫، قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ اور مولانا سعید مجتبیٰ سعیدی ﷾ سے پڑھنے کا شرف بھی مجھے حاصل ہے۔ یہاں میں خاص طور پر اپنی والدہ کا ذکر کروں گا کہ تمام بہن بھائیوں کے حفظِ قرآن میں جس قدر ان کی غیر معمولی محنت شامل رہی، اسکیسی اُستاد کی محنت سے کسی طور کم نہیں کہا جا سکتا۔ بچپن میں، گھر میں اُنھوں نے ترجمہ قرآن بھی سکھایا، جب میں سکول پڑھا کرتا تھا۔

عصری تعلیم میں میرے اُستاد ڈاکٹر محمد فاروق موسیٰ تونسوی ﷾، سرتاج صاحب، جو مذہبا عیسائی تھے اور میرے انگریزی کے اُستاد تھے، عربی زبان کے اُستاد ظفر اللہ شفیق ﷾ قابل ذکر ہیں۔ جب کہ میرے ساتھیوں میں سے مولانا قاسم کی جو جامعہ ابی بکر میں عربی زبان کے اُستاد ہیں، عامر مختار لکسوی ﷾ جو ابن تیمیہ میں اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں اور دانش محمود ﷾ جو کہ فوج میں خطیب ہیں، قابل ذکر ہیں۔ دیگر ساتھیوں میں حافظ سعید عابد، مولانا عبدالغفار جھنگوی، ذوالفقار حریری اور مولانا عیسیٰ چھتوی وغیرہ شامل ہیں۔

رشد: کس شخصیت سے متاثر ہیں؟

مولانا: مثالیت پسندی کا مزاج ہے۔ اچھی چیز کو اچھا سمجھتا ہوں، اس لیے مختلف شخصیات کے مختلف پہلوؤں سے متاثر ہوں اور انہیں اپنانے کی کوشش کرتا ہوں۔ مجسم اور کامل شخصیت تو نبی کریم ﷺ کی ہی ذات ہے جو سب کے لیے نمونہ اور قابل اتباع ہیں۔

رشد: فراغت کے بعد آپ ماڈل ٹاؤن چلے گئے وہاں محدث کے علاوہ آپ کی کیا سرگرمیاں تھیں؟

مولانا: جب مجلس التحقیق الاسلامی ماڈل ٹاؤن میں عملاً کام شروع کیا تو ایک سال پہلے 'محدث' کا تسلسل منقطع ہو چکا تھا۔ پہلے ہی دن سے مجھے احساس تھا کہ متاثرہ کاموں کو دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ کافی سال 'محدث' کو نکھارنے بلکہ خود سیکھنے میں گزر گئے، میں نے اکثر کام خود عمل کر کے سیکھے ہیں، جو سیکھنے کا ایک سست لیکن اہم ذریعہ ہے۔ ۹۸، ۱۹۹۷ء میں مختلف نظام ترتیب دیئے اور ان کے لیے افراد کو منظم کیا۔ وسائل کی کمی کے باعث تجربہ کار ساتھی حاصل کرنا مشکل تھا، لہٰذا جامعہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو ساتھ لگا کر ان کو خود کام سکھانے اور پوری کوشش، محنت کے ساتھ ادارہ کو منظم کرنے کی کوشش کی۔ کتابوں کی اشاعت، ادارہ جاتی مراسلت، محدث کا ۳۰ سالہ ریکارڈ اور دیگر رسائل کی پرانی فائلیں جیسے بہت سارے کام تھے۔ والد محترم نے حافظ عبدالرحمٰن مدنی نے خصوصی ذوق سے بڑی تعداد میں کتب جمع کی تھیں، جو مکتبہ رحمانیہ کے نام سے ایک جگہ موجود تھیں، ان کتب و رسائل کو جدید اور منظم لائبریری کی شکل دی۔ ان تمام کاموں میں والد صاحب کی سرپرستی ہر لحظہ شامل حال رہی۔ ۲۰۰۱ء میں شعبہ رسائل کا آغاز جو اس وقت پاکستان بھر میں سب سے منظم صورت میں یہاں موجود ہے۔ اس کے علاوہ پندرہ کے قریب کتب بھی شائع کیں۔ ریسرچ سنٹر کا سلسلہ شروع کیا جس میں محمد اسلم صدیق، حافظ مبشر حسین لاہوری اور محمد عطاء اللہ صدیقی کی رفاقت حاصل رہی، اسی طرح مختلف تقاریب اور سیمینارز کا اہتمام کیا۔ اسی دوران والد محترم کے ساتھ، ادارہ کے مختلف کاموں کے سلسلے میں مجھے درجن بھر ممالک کا دورہ کرنے کا موقع بھی ملا۔ جن میں سب سے بڑا اعزاز عمان میں شیخ ناصر الدین البانی سے آخری عمر میں ملاقات کا شرف ہے۔

۲۰۰۰ء میں ویب سائٹ بنائی، اور پندرہ بیس کے قریب اسلامک سافٹ ویئر بھی بنوائے۔ تراجم اور تحقیق کے علاوہ موسوعہ قضائیہ پر بھی یہاں کام ہوتا رہا۔ ۱۰ کے قریب مزید کتب اشاعت کی منتظر تھیں، لیکن وسائل کی کمیابی کی وجہ سے تاحال شائع نہیں ہو سکیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کا دفتر تحقیقی سرگرمیوں کے علاوہ جامعہ کے مرکزی دفتر کے طور پر

کام کرتا ہے نیز اس اعتبار سے جامعہ کے امور میں بھی شرکت رہتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۹۲ء میں محدث کے ساتھ ہی محترم قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ نے جامعہ کے کلیۃ القرآن الکریم کے لئے مجھے بطور معاون ہمراہ کرلیا۔ ان کے ساتھ کلیہ کی اساسات قائم کرنے میں کام کیا اور کئی سال جامعہ میں تدریس بھی کرتا رہا۔۔

رشد: محدث کے لیے آپ نے سب سے پہلی تحریر کون سی دی اور کتنے مضامین شائع ہوئے؟

مولانا: ۱۹۹۳ء میں تراجم سے شروع کیا۔ لیکن ادارتی نوٹس وغیرہ پہلے شمارے ہی سے شروع کر دیئے تھے۔ ترجمہ کی صورت میں پہلی تحریر ۱۹۹۳ء جبکہ پہلی مستقل تحریر ۱۹۹۸ء میں چھپی۔ ان دنوں سال بھر میں ۱۰، ۱۲ تحریریں عموماً محدث میں شائع ہوجاتی ہیں۔

رشد: ماڈل ٹاؤن چھوڑنے اور جامعہ میں ذمہ داریاں سنبھالنے کا سبب کیا تھا؟

مولانا: مجھے احساس تھا کہ جامعہ ایک بڑا ادارہ ہے جہاں متعدد فاضل شخصیات کی موجودگی کے علاوہ بھاری بھرکم اخراجات بھی ہو رہے ہیں۔ لیکن جس طرح مطلوبہ نتائج برآمد ہونے چاہئے تھے، اس طرح نہیں ہو رہے۔ میں کافی عرصہ سے اصرار کر رہا تھا کہ مجھے وہاں کام کرنے کا موقع دیا جائے جسے آخر کار والد صاحب نے قبول کرلیا۔ اس طرح نومبر ۲۰۰۲ء میں جامعہ میں اپنا دفتر لے آیا اور اب مجھے یہاں کام کرتے ایک سال چار ماہ ہوگئے ہیں۔ اس سوچ کے ساتھ آیا ہوں کہ دینی ادارے اور اس کے افراد کے ساتھ کام کرکے اجتماعی ٹیم تشکیل دینا ہے، تاکہ دینی مدارس کے بارے میں جو شبہات پائے جاتے ہیں، ان میں سے درست اعتراضات کی اصلاح کی جائے اور قابل قدر پہلوؤں کو مزید ترقی دی جائے۔

علاوہ ازیں مجلس کے دفتر میں روٹین کے کام تو چل رہے تھے لیکن مزید کچھ ایسے کام ایسے تھے جن کے بارے میں اساسی فیصلے اور عملی اقدامات کی ضرورت تھی، جبکہ مجھے یہاں اس سے اچھا، مناسب اور وسیع میدان نظر آرہا تھا جہاں میں آسانی سے کام کرسکتا تھا اور اس ادارے میں ایک حرکت اور روح پیدا کی جاسکتی تھی۔ میرا مزاج ہے کہ اپنی ذمہ

داری کو پوری توجہ سے انجام دینے کی کوشش کرتا ہوں، دوسروں کے کام میں بلاوجہ دخل اندازی پسند نہیں کرتا۔ جب مجلس میں تھا، تو جامعہ میں مشاورت و پالیسی سے زیادہ دخل اندازی نہیں کرتا تھا، اور اب جب جامعہ میں ہوں تو مجلس کے معاملات میں ضرورت سے زیادہ دخل اندازی نہیں کرتا۔

رشد: ایک ڈیڑھ سال میں کون کون سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں؟

مولانا: تعلیمی میدان میں جو مشکلات درپیش ہیں، دراصل میرا فرض منصبی تو ان کی اصلاح تھا، تاکہ طلبہ میں بہتر علمی صلاحیت پیدا ہو سکے، لیکن عملی مشکل یہ پیش آئی کہ کوئی بھی کام زمینی ڈھانچے کے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ جامعہ میں آنے کے بعد اسی آزمائش سے گزرنا پڑا کہ یہاں معیاری سیٹ اَپ نہیں تھا جو اعلیٰ نتائج نکالنے میں معاون ہوتا۔ لہٰذا ڈیڑھ سال میں زیادہ کوشش تعمیرات پر کی گئی۔ ان تعمیراتی کاموں کے لئے وسائل جمع کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی نظم کو بھی بہتر کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرا شعور یہ ہے کہ ایک معیاری جامعہ کو قائم کرنے کے لئے کم وبیش مزید تین برس درکار ہوں گے، اگر اللہ کی عنایت یونہی شامل حال رہی۔ یہ ادارہ کئی مناسبتوں کے سبب منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ بہترین محل وقوع، انتہائی قابل اساتذہ اور صحت مند فکر ایسی خصوصیات ہیں جو اس ادارے کو دیگر مدارس سے امتیاز بخشتی ہیں۔ جب مناسبتیں اس قدر حاصل ہیں تو معیار بھی ویسا ہی ہونا چاہیے۔ جب تک یہ اس منزل تک نہیں پہنچے گا، ہماری کوششیں جاری رہیں گی۔ جس طرح یہاں کے اساتذہ بہترین علمی رسوخ اور اعلیٰ شعور و دانش رکھتے ہیں، ان کے طلباء کو بھی اسی طرح ان کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔

رشد: آپ کے بقول نصف توجہ تعمیرات اور باقی تعلیم پر صرف کی گئی۔ نظم و تعمیرات میں تو اصلاح نظر آتی ہے لیکن تعلیمی میدان میں نمایاں پیش قدمی کیا ہے؟

مولانا: تعلیمی میدان میں حاضری کا سلسلہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے، طلبہ و اساتذہ کا بروقت آنا، پیریڈ خالی نہ ہونا، نصاب کی تکمیل کروانا، طلبہ کے اچھے تعلیمی نتائج کے لیے بنیادی باتیں ہیں۔ ایسے ہی متوازن نصاب بھی بنیادی ضرورت ہے۔ چنانچہ جامعہ میں مدیر

التعلیم کی ذمہ داری ملنے کے ساتھ ہی سب سے پہلے تجربہ کار اساتذہ کی مدد سے ایک متوازن اور معیاری نصاب تشکیل دیا گیا جو تمام مدارس میں اپنی مثال آپ ہے۔ اوپر درج کردہ اہداف بڑی تیزی سے حاصل کیے گئے، طلبہ میں تعلیمی شوق بڑھانے کے لیے وظائف کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے، گذشتہ سال ہر شعبہ میں بہترین طلبہ کو حج اور عمرہ کے ۵ انعامات دیے گئے، عصری تعلیم کو بھی منظم اور متوازن کیا۔ ماہوار ٹیسٹ سسٹم، مطالعہ کے اوقات میں بہتری، طلبہ میں تحریری وتقریری سرگرمیوں کا فروغ اور مقابلہ جات کا تسلسل، امتحانات کا بروقت انعقاد، سال بھر کا معین نظام الاوقات اور وقت پر نتائج کا اعلان اسی نظام کی بہتری کی طرف اقدامات ہیں۔

سب سے بڑھ کر تمام اساتذہ میں اشتراکِ عمل اور باہمی قوت سے تعلیمی ماحول کا احیا کسی تعلیمی ادارے کا انتہائی ضروری تقاضا ہے، نوخیز اساتذہ کی بجائے تجربہ کار اساتذہ کا حصول، پیریڈوں میں استحکام، اور ایک ہی کتاب کی کم از کم تین سال تک لگاتار تدریس سے بھی تعلیمی ماحول میں بہتری آئی ہے۔ دراصل کسی بھی ادارے کے نتائج انتظام پر موقوف ہوتے ہیں، منتظم مناسب افراد کی تعیناتی سے مطلوبہ نتائج حاصل کرتا ہے، الحمدللہ ہمیں اس میں بڑی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اساتذہ وطلبہ میں بہت مسرت پائی جاتی ہے، طلبہ کی ہر جائز وممکن خواہش پوری ہونا شروع ہوئی ہے۔ وللہ الحمد۔

❁......❁......❁

قراءات نمبر

حرمت رسول ﷺ نمبر کی شاندار کامیابی کے بعد ماہنامہ 'رشد' کی ایک اور کاوش 'قراءات نمبر' کی صورت میں آئندہ شمارے میں پیش کی جارہی ہے، جس میں قراءات کے جملہ پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی جائے گی۔ قارئین نوٹ فرمالیں 'قراءات نمبر' اپریل رمئی ۲۰۰۹ء پر مشتمل ہوگا۔ ان شاء اللہ [ادارہ]

تبلیغ دین کے لیے مجلس التحقیق الاسلامی کی ایک اور منفرد کاوش

www.mohaddis.com

ویب سائٹ کی شاندار کامیابی کے بعد

ایک قدم اور آگے

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت ڈاٹ کام

- اردو زبان میں آن لائن اسلامی لٹریچر پر مبنی سب سے بڑی ویب سائٹ
- موضوعاتی انڈیکس کے ساتھ ہر موضوع پر جید علماء کی تصانیف ومضامین
- کتب اور مضامین کی فری ڈاؤن لوڈنگ کی سہولت
- شرعی راہنمائی کے لیے آن لائن فتویٰ کی سہولت
- تلاوت قرآن، نظمیں اور تقاریر ودروس پر مبنی آڈیو، ویڈیو سیکشن
- مختلف آن لائن اسلامک سافٹ ویئرز اور آن لائن لائبریری
- آن لائن ماہنامہ محدث اور ماہنامہ رشد (مکمل شمارے)

زیر سرپرستی: حافظ عبد الرحمٰن مدنی (رئیس مجلس التحقیق الاسلامی)

زیر نگرانی: حافظ حسن مدنی (مدیر ماہنامہ محدث، لاہور)

حافظ حمزہ مدنی (مدیر مجلس التحقیق الاسلامی)

ویب ماسٹرز: حافظ اختر علی (انچارج آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ادارہ ہذا)

hafi_alipk@hotmail.com,hfizakhtar2000@yahoo.co.uk

محمد شاکر (ویب سائٹ ڈیزائنر اینڈ کنٹرولر)

kitabosunnat@gmail.com,truemaslak@gmail.com